تخلیق کا اگلا مرحلہ مانند ''مُضْغَةً''

فَخَلَقْنَا ٱلْعَلَقَةَ مُضْغَةً ''پھر ہم نے تمہاری تخلیق میں مانند عَلَقَةٍ کو مانند ''مُضْغَةً'' بنایا' (حوالہ المومنون۔۱۴)

مُضْغَةً کا مادہ ''م ض غ'' ہے جس کے معنی گوشت کی اتنی مقدار ہے جو چبانے کیلئے منہ میں ڈالی جا سکے۔ چبائی ہوئی کوئی چیز، کسی چیز کو دانتوں سے چبانا۔ ابن فارس نے کہا ہے کہ یہی اس کے بنیادی معنی ہیں۔ پروفیسر کیتھ مور کو جب اس عربی لفظ کے معنی بتائے گئے تو انہوں نے کچی مٹی کو اپنے دانتوں تلے چبایا اور پھر اس کا موازنہ اس مرحلے پر ایمبر یو (Embryo) کے ساتھ کیا تو وہ اسی نتیجے پر پہنچے کہ دونوں میں مکمل مشابہت ہے۔ اس مرحلے پر رحم مادر میں پرورش پانے والے بچے اور چبائی ہوئی چیز میں نفیس ترین مشابہت ہوتی ہے۔

ہمارے لئے یہ وضاحت/اطلاع بھی ہے کہ اس مرحلے پر یہ صورتحال بھی پیش آسکتی ہے۔ سورۃ الحج کی آیت ۵ میں فرمایا

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِن كُنتُمْ فِى رَيْبٍ مِّنَ ٱلْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِى ٱلْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

''اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ جی اٹھنے میں شک ہے، تو ہم نے تمہیں مٹی سے بنایا، بعدازاں ایک نطفے سے، پھر مانند عَلَقَةٍ سے، پھر مانند مُضْغَةٍ سے جو تخلیق کے انداز سے بنا ہوتا ہے، اور تم پر واضح کرنے، دکھانے کیلئے مُضْغَةٍ غیر تخلیق انداز میں بھی ہوتا ہے۔ اور جسے ہم چاہتے ہیں انہیں ارحام (uterus) میں ایک مقررہ مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچہ بنا کر باہر خارج کرتے ہیں''

آیت مبارکہ میں بتایا مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ کہ مُّضْغَةٍ دو انداز میں بنتا ہے جو ایک دوسرے کے غیر ہیں اور پھر بتایا کہ وَنُقِرُّ فِى ٱلْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ ''اور جسے چاہتے ہیں اسے رحم (uterus) میں قرار دیتے ہیں (ٹھہراتے ہیں)''۔ جو مُضْغَةٍ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ ''تخلیق کے غیر'' انداز میں پروان چڑھتا ہے اسے میڈیکل سائنس میں tubal ectopic pregnancy کہتے ہیں اور اس کیلئے Extrauterine Pregnancy کی اصطلاح بھی استعمال ہوتی ہے۔ یہ مُضْغَةٍ تخلیق نہیں ہوتا۔ بکھر جاتا ہے۔

In tubal ectopic pregnancy the ovum becomes implanted in one of the fallopian tubes. This condition is not uncommon,occurring about once in 250 to 300 pre gnancies and more frequently in blacks than Caucasians. It may be brought about by anything that interferes with the propulsion of the fertilized ovum from the fallopian tube toward the uterine cavity—e.g., inflammation of the fallopian tube, developmental malformation of the sacs within its canal, or kinking of the tube. **If transport to the uterus is sufficiently delayed, the ovum becomes too large for easy passage and becomes imbedded in the wall of the fallopian tubule. Tubal ectopic pregnancy in early stages is similar in some respects to normal pregnancy; implantation of the ovum in the tubal wall is much like that whi ch occurs in the uterus. Also, as pregnancy begins to develop, placental tissue, like that of i ntrauterine gestation, develops. Eventually, however, the placenta removes itself from the tubal wall, and the fetus is discharged as a whole mass or in smaller fragments if i t disintegrates**.

مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ کے بعد فرمایا لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ''تاکہ تمہارے لئے واضح کر دیں''۔

میڈیکل کے طریقہ **In vitro fertilization** اور ٹسٹ ٹیوب بے بی **(birth of a human child from in vitro fertilization)** کے متعلق معلومات کا مطالعہ کرنے سے بات کھل کر سمجھ آجائے گی

وَنُقِرُّ فِى ٱلْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ 'اور جسے چاہتے ہیں اسے رحم **(uterus)** میں قرار دیتے ہیں'' نے بات واضح کر دی تھی

کہ جس مُضْغَةٍ نے تخلیق ہونا ہے وہ رحم میں قرار پاتا ہے اور اس کا غیر تو وہی ہوگا جو رحم میں قرار نہیں پاتا اس لئے اس نے تخلیق نہیں ہونا۔

مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ اور مُّضْغَةٍ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ کا فرق۔
ڈائیگرام

مُضْغَةً سے تخلیق کے اگلے مرحلے کو یوں بیان فرمایا

فَخَلَقْنَا ٱلْمُضْغَةَ عِظَـٰمًا فَكَسَوْنَا ٱلْعِظَـٰمَ لَحْمًا

''پھر ہم نے اس مانند مُضْغَةٍ سے ہڈیوں کو تخلیق کیا پھر ان ہڈیوں پر گوشت چڑھایا'' (حوالہ المومنون ۔۱۴)۔

قرآنِ مجید نے چودہ سو سال قبل اعلان کیا تھا کہ ماں کے رحم میں پیدا ہونے والے بچے کی ہڈیاں پہلے بنتی ہیں اور ان پر گوشت چڑھایا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود انسان کو ایک طویل عرصہ کے بعد حال ہی میں خوردبین کے ذریعے اس بات کا مشاہدہ ہوا ہے۔ ڈاکٹر کیتھ مور کی کتاب **Developing Human** میں لکھا ہے:

"During the seventh week, the skeleton begins to spread throughout the

body and the bones take their familiar shapes. At the end of seventh week and during the eighth week the muscles take their positions around the bone forms (Devolping Human, 6th Ed, 1998)

تعریف اللہ رب العزت کیلئے ہے

تَنزِيلُ ٱلۡكِتَـٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡحَكِيمِ ﴿١﴾

''یہ کتاب (قرآنِ مجید) غالب اور پنہاں کا علم رکھنے والے اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے''۔ (الزمر۔۲)

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ ٱلۡخَلَّـٰقُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿٨٦﴾

''بیشک آپ (ﷺ) کا رب ہی با کمال خالق، مکمل علم والا ہے'' (الحجر۔۸۶)۔

ایک حقیقت یہ ہے

إِنَّهُۥ يَبۡدَؤُاْ ٱلۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ

''وہ خلقت کی ابتدا کرتا ہے بعد ازاں اسے انجام تک پہنچائے گا''۔ کس مقصد کیلئے؟

لِيَجۡزِيَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ بِٱلۡقِسۡطِۚ

''تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں اور درست عمل کرتے ہیں ان کا پورا پورا بدلہ، اجر دے'' (حوالہ یونس۔۴)

یہ منظر ایک شخص کو دکھایا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص سے ہماری ملاقات کرائی ہے جو سو سال مردہ رہنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوا تھا۔ دوبارہ زندگی پانے پر اس شخص کا وقت کے دورانیہ کے متعلق اندازہ، خیال، گمان ایک دن یا دن کا کچھ حصہ تھا۔ وقت کا اندازہ جبھی لگایا جا سکتا ہے اگر سماعتوں اور بصارتوں کے ذریعے واقعات یادداشت پر نقش ہوتے چلے جائیں۔ سماعتوں اور بصارتوں کے ذریعے اگر پے در پے واقعات یادداشت کے پردے پر نقش ہونا بند ہو جائیں تو اس شخص کیلئے وقت اس مقام پر ساقط ہو جاتا ہے۔ جس وقت وہ مرا تھا اس کی سماعت میں آنے والی آوازیں اور بصارت میں آنے والی تصویریں اس کی یادداشت کے پردے پر نقش تھیں اور اٹھائے جانے پر اس کی سماعتوں اور بصارتوں کے ذریعے سو سال کے وقفے کے بعد یادداشت کے پردے پر تصویریں ابھریں تو ان دونوں کے مابین وقت کا فاصلہ اسے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ محسوس ہوا۔ اس نے سچ کہا تھا۔ لیکن حقیقت وہ نہیں تھی۔ اس سے کہا گیا

فَٱنظُرۡ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمۡ يَتَسَنَّهۡۖ ''ذرا اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ وہ خراب نہیں ہوئے

وَٱنظُرۡ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجۡعَلَكَ ءَايَةً لِّلنَّاسِۖ اور اپنے گدھے کو دیکھ (کہ وہ گل سڑ کر ہڈیاں رہ گیا ہے)

اور یہ اس لئے ہے کہ ہم تجھے لوگوں کیلئے نشان (زندگی اور موت کو سمجھنے، غور و فکر کیلئے مواد) بنا دیں''۔ اس شخص نے اپنا جو اندازہ بتایا اس کے نزدیک وہ سچ تھا لیکن اللہ نے اس کی بات کو غلط قرار دیتے ہوئے یہ حقیقت بتائی کہ وہ وقت سو سال پر محیط تھا۔ اس کا ذہن اس بات کو کیسے تسلیم کرے اس کے لئے کھانے پینے کے سامان اور گدھے کو دیکھنے کے لئے کہا۔ کھانے پینے کا سامان خراب نہیں ہوا تھا جب کہ گدھا بوسیدہ ہڈیوں کی حالت میں رہ گیا تھا۔ اس کے علم کے مطابق کھانے پینے کی چیزوں کا ٹھیک ہونا تو ایک دن کے قیام کو ظاہر کرتا تھا کیونکہ ہڈیوں سے یہ پہچان نہیں کر سکتا تھا کہ یہ اس کے گدھے کی ہڈیاں ہیں اور گمان کر سکتا تھا کہ نیند کے دوران گدھا کہیں چلا نہ گیا ہو۔ اب گدھا بھی دوبارہ زندہ ہو جسے وہ پہچان لے تو وہاں سو سال تک رہنے والی بات اسے واضح ہو جائے گی۔ اس سے کہا گیا

وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا

''اور ہڈیوں پر نگاہ رکھ کہ ہم کس طرح انہیں کھڑا کرتے ہیں بعد از اں ان پر گوشت چڑھاتے ہیں''

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ اس طرح جب بات اس پر واضح ہو گئی

قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تو بول اٹھا ''میں جان گیا ہوں بے شک اللہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے'' (البقرۃ۔۲۵۸)